

-Save This Page as a PDF-

Ae - صحیفوں کے کینن میں آستر کا مقام

پوری تاریخ میں ، آستر کی قدر کے بارے میں مختلف رائے کا اظہار کیا گیا ہے جسے صحیفے یا بائبل کا کینن کہا جاتا ہے ایک طرف ، پروٹسٹنٹ اصلاح کے بانی ، مارٹن لوتھر ، اس کتاب کے مخالف تھے اور انہوں نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اس کا وجود نہ ہو دوسری طرف ، قرون وسطی کے یہودی اسکالر میمونائڈز (1135-1204) نے آستر کو پینٹاچک کے بعد بائبل کی سب سے اہم کتاب سمجھا ہے

ہم جانتے ہیں کہ یہودی کینن کے حوالے سے ، کچھ ریویو نے اس کی شمولیت پر سوال اٹھایا ہے لیکن 1896 میں مصر کے شہر قاہرہ میں بین عذرا عبادت گاہ کے جنیز یا اسٹور روم میں پائے جانے والے تقریباً 210,000 یہودی مخطوطات کے ٹکڑوں کے مجموعے کی دریافت سے یہ انکشاف ہوا کہ یہ کتاب یہودیوں میں بڑے پیمانے پر استعمال ہوتی رہی ہوگی ہے پینٹاچک کے باہر کسی بھی دوسری کتاب کے مقابلے میں وہاں آستر کے زیادہ ٹکڑے موجود تھے دوسری طرف ، آستر واحد پرانی عہد نامہ کی کتاب تھی جو 1947 میں مشہور قمران کی دریافت میں نہ ملے تھی اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب نہ تو اس یہودی فرقے کی طرف سے مقبول تھی اور نہ ہی مشہور تھی ہے ایسینیوں نے دوسرے تہوار منائے جو پینٹاچک میں نہ پائے جاتے تھے ، اس لیے پینٹاچک سے پوریم کے تہوار کی عدم موجودگی کو واحد وجہ کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا

بیک وٹھ نے اپنی کتاب دی اولڈ ٹیسٹامینٹ کینن آف دی نیو ٹیسٹامینٹ چرچ (1985) میں تجویز کیا ہے کہ پوریم کے کمران کے انکار کی وضاحت منفرد کمران کیلنڈر سے کی جا سکتی ہے قومراں برادری نے ایک کیلنڈر استعمال کیا جسے 364 دنوں میں تقسیم کیا گیا ، بالکل ہفتوں میں تقسیم کیا گیا ہے نتیجتاً ، ایک ہی تاریخ ہمیشہ ہفتے کے ایک ہی دن پڑتی ہے پوریم کی دعوت ہمیشہ سبت کے دن ہوتی ہے سبت کے دن پوریم جیسا پرجوش تہوار منانا ان کے عقیدے کے بالکل برعکس ہوتا ہے

ایسا لگتا ہے کہ آستر کی کتاب کم از کم پہلی صدی عیسوی تک توپ میں ایک مضبوط مقام رکھتی ہے جامنیا کے اسکول نے 90 عیسوی میں آستر کو صحیفوں کے ایک حصے کے طور پر استعمال کیا ہے جو سکتا ہے کہ جوزفس نے اسے اسی طرح دیکھا ہے یہ کتاب یہودی کینن کی قدیم ترین فہرست میں شامل ہے ، بابا بترا 14-15 میں برائتھا ، دوسری صدی میں ایک تلمودی کام ہے لہذا ایسا لگتا ہے کہ آستر پہلی صدی تک صحیفوں کے کینن میں بہت محفوظ تھی ہے

تاہم ، جامنیا کے کئی صدیوں بعد بھی کچھ یہودی اس کتاب سے اختلاف کرتے رہے اس کی وجوہات مذہبی ، تاریخی اور متن پر مبنی تھیں کچھ مذہبی عناصر کی عدم موجودگی واضح ہے فارس کا بادشاہ نمایاں ہے ، جس کا ذکر 167 آیات میں 190 بار کیا گیا ہے ، لیکن یہودی متن میں خدا کا نام چھپا ہوا ہے تورات ، عہد نامہ یا فرشتوں کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا ہے مہربانی ، رحم اور معافی کا فقدان ہے تاہم ، خدا کی پروویڈنس کے مذہبی تصور کو معمولی سمجھا جاتا ہے

پہلی اور دوسری صدیوں میں ، چار اہم ریوں نے یہ ظاہر کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے کہ آستر کی کتاب الہی طور پر متاثر تھی ۔ بعد میں ، تلمود کا اعتراض **لیویتکس 27:34** اور **گنتی 36:13** کی دیر سے تشریح پر مبنی تھا ، جس کی ان ریوں نے تشریح کرتے ہوئے کہا تھا: یہ حکم ہے تلمودی تشریح ہے ، ”یہ اور کوئی اور نہیں“ جب ریوں کو وضاحت کی ضرورت ہوتی ، تو وہ ہمیشہ زبانی قانون پر بھروسہ کر سکتے تھے **(مسیح کی زندگی پر میری تفسیر دیکھیں ، لنک پر کلک کرنے کے لیے-ای زبانی قانون)** لہذا ، تلمود کی تشریح کا قبول شدہ جواب یہ تھا کہ آستر کو سینا پر موسیٰ پر نازل ہوا تھا اور آستر اور مردکی کے زمانہ تک اس زبانی طور پر منتقل کیا گیا تھا ۔

عیسائیوں کی بھی آستر کی صداقت کے بارے میں مختلف رائے رے ہیں ۔ اسے 170 عیسوی میں سارڈس کے ہشپ میلیٹو کی بنائی گئی مستند کتابوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا تھا ۔ کینونکل کتابوں کی مختلف دیگر فہرستیں چرچ فادرز ، کونسلوں اور سینیوڈز سے ہیں ۔ ایتھناسس (295-373) نے آستر کو کینن میں شامل نہیں کیا لیکن اس نے جوڈتھ ، ٹوبیٹ اور دیگر کی اضافی بائبل کی کتابوں کے ساتھ ساتھ پڑھنے کو فروغ دینے پر غور کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ اسکندریہ کے کلیمنٹ نے 190 اور 200 عیسوی کے درمیان اسے روح القدس سے متاثر سمجھا تھا ۔ اورین (231 عیسوی سے پہلے) نے یہودیوں کی قبول کردہ کتابوں میں آستر کو شامل کیا ۔ مغرب میں ، آستر کو عام طور پر کینن میں شامل کیا جاتا تھا ، لیکن مشرق میں ، اسے اکثر چھوڑ دیا جاتا تھا ۔ 397 عیسوی میں کونسل آف کارتھج نے آستر کو کینن میں شامل کیا ۔

یہودی کینن میں اس کی پختہ پوزیشن اور چرچ کے ابتدائی دنوں سے عیسائی مومنوں کا اتفاق رائے اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسے صحیفوں کے کینن کا حصہ سمجھا جانا چاہئے ۔ **مارک پاس اس کے سوا کوئی چارے نہیں ہے کہ اسے اپنے لوگوں کے لیے خداوند کے پیغام کے حصہ کے طور پر پہچانیں اور اس کا علاج کریں ۔**